بائیبل کے ایرانی تربیتی مرکز میں خصوصی عیسائی تربیت کے لیے برطانیہ کا سفر کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ تربیتی مرکز انجمن کے بین الاقوامی شعبے "ایلام منسٹریز" کا حصہ ہے تہران سے سابق مسلمانوں سمیت 6 افراد نے گذشتہ فروری سے 2 سالہ تربیت کورس شروع کیا ہے۔ اس کے اخراجات امریکہ کے "سادرن باپٹسٹ" اور "ڈچ اوپن ڈور آرگنائزیشن" جزوی طور پر برداشت کر رہے ہیں۔ 8 مزید افراد کے لیے کفیلوں کی بے حد اشد ضرورت ہے۔

آئی سی ایف (ICF) کے منسٹر محترم سام یغنازار کا کہنا ہے کہ "ایران بے توجہی کا شکار بہت بڑا میدان ہے۔ مشن ایجنسیوں نے اس صورت حال کا احساس نہیں کیا اور اس ضمن میں بہت تھوڑا کام ہوا ہے۔ اب جبکہ ایران دوبارہ کھلنے والا ہے ہمیں وہاں بے بہا مواقع میسر آئیں گے اور میں یہ دیکھ کر بہت ہی خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ انٹرسرو (INTERSERVE) نے اس جانب پہلا قدم اٹھایا ہے۔"

سام سالومن کیرے (CAREY) کالج میں شعبۂ اسلامیات کے سینئر معلم ہیں۔ یہ شعبہ چرچوں اور کالجوں کو معلومات فراہم کرنے کے لیے 32 سوسائٹیوں کے مشترکہ تعاون سے 1985ء میں قائم کیا گیا۔

(رپورٹ۔ ایوانجلزم ٹوڈے)

مشرقِ وسطی

فلسطینی دینیاتِ آزادی کے موضوع پر یروشلم میں کانفرنس کا انعقاد

یروشلم کے نزدیک طنطور کے مقام پر "اکومینکل انسٹیٹوٹ فار تھیولوجیکل ریسرچ" میں 9 سے 18 مارچ 1990 تک ایک سیمنار منعقد ہوا جس کا موضوع تھا "اسرائیلی فلسطینی تنازعہ میں دینیاتی نقطۂ نظر" سیمینار میں یونانی آرتھوڈولسٹ یونانی کیتھولک، ارمینیا ئیٹ رومن کیتھولک، اینگلیکن اور دیگر پروٹسٹنٹ چرچوں کے فلسطینی ماہرین دینیات کے علاقہ تنزانیہ سری لنکا، فلپائن، آئرلینڈ اور امریکہ کے دینیاتی ماہرین نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز فلسطینی اسرائیلی تنازعے کے تعارف سے ہوا۔ بین الاقوامی شرکاء کو یہ موقع دینے کے لیے کہ وہ صورت حال کو اس کے سماجی، اقتصادی، اور سیاسی سیاق و سباق میں براہ راست سمجھ سکیں۔ انہیں اسرائیل، مغربی کنارے اور غزہ کے علاقے میں دیہاتوں اور پناہ گزین کیمپوں کے دوروں، ساتھ چرچ اور

مقامی آبادی کے نمائندوں سے ملوایا گیا۔ جس کے بعد تین روزہ سیمینار میں فلسطینی ماہرین دینیات اور ماہرین تعلیم نے اپنے مقالات پیش کیے۔ ان پر ہونے والی بحث میں تمام شرکا نے حصہ لیا۔

مقالات میں ذیل کے موضوعات پر اظہار کیا گیا۔ مشرقِ وسطیٰ کے تنازعے کا تاریخی سیاسی و سماجی پہلو۔ عیسائی تشخص اور اسرائیلی فلسطینی تنازعہ۔ سرزمین، قانون، طاقت، انصاف اور انجیل مقدس، خواتین، عقیدہ اور انتفاضہ اور عدم تشدد، عقیدہ اور انتفاضہ۔ ان موضوعات پر اپنے خیالات پیش کرنے والوں میں یہ لوگ شامل تھے۔ بیرزیٹ یونیورسٹی کے حنان عشراوی اور ڈاکٹر سالم تماری سینٹ جارج کتھیڈرل کے ڈاکٹر جیریاس خودی، کینن نعیم عتیق (جن کی کتاب "انصاف اور صرف انصاف، فلسطینی دینیات آزادی" پر "نیوز رپورٹ" نے اپنے آخری شمارے میں تبصرہ شائع کیا) "الحق" کے راجہ شہادہ اور جوناتھن قطب اور ماہرین قوانین کے بین الاقوامی کمیشن کی مغربی کنارے کی شاخ کے کیڈردو بائیس، نورا کورٹ اور جین زارو۔

متعدد بین الاقوامی شرکا نے ڈاکٹر مارک ایلس (مصنف۔ "یہود کی دینیات آزادی کی طرف") ڈاکٹر روزمیری رائتھر (مصنف۔ "یونس کا غیظ و غضب: اسرائیلی۔ فلسطینی تنازعے میں مذہبی قوم پرستی کا بحران")۔ جنوبی افریقہ کے ایم مالوسی مپملوانا تیسری دنیا کے ماہرین دینیات کی اکومینکل ایسوسی ایشن کے عما نویل جے قندوس اور آئرلینڈ کے لوئیس گلیگان ایسے بین الاقوامی شرکا نے مقالات کے اہم نکات پر بحث کی۔

سیمینار کے اختتام پر ایک اخباری کانفرنس میں ڈاکٹر روزمیری ایتھر نے واضح کیا کہ کانفرنس نے دنیا بھر کے ماہرینِ دینیاتِ آزادی کو فلسطینیوں کی جدوجہد میں اتحاد کے مظاہرے کا موقع فراہم کیا ہے۔ ڈاکٹر روزمیری نے کہا کہ ماضی میں دنیا بھر کے ماہرینِ دینیات آزادی، ارضِ موجود اور خروج جیسی پرانی معلومات کو استعمال کرتے رہے اور انہیں اس بات کا کم ہی علم تھا کہ ان اصطلاحات کو حالیہ برسوں میں فلسطینی عوام کو دبانے، ان کی زمینیں ضبط کرنے اور انہیں ان کے گھروں میں دہشت زدہ کرنے یا انہیں جلاوطن کرنے کے لیے منفی معنوں میں استعمال کیا جارہا ہے۔ رائتھر نے بتایا کہ "زمین کے مسئلے پر اور صہیونی نظریات میں ارضِ موعود کی اصطلاح کو جس طرح استعمال اور اس سے ناجائز فائدہ اٹھایا گیا، کانفرنس میں اس پر خصوصی توجہ دی گئی۔" ڈاکٹر رائیتھر نے بتایا کہ ایک اہم مسئلہ زیر بحث رہا کہ کوئی شخص توریت اور عیسائی انجیل کے سچے خدا کو ان بتوں سے کیسے ممیز کرسکتا ہے۔ جو خدا کا روپ دھار لیتے ہیں

لیکن ظلم و تشدد کو حق بجانب ٹھہرانے کے لیے بائیبل کو استعمال کرتے ہیں"

افریقہ

عیسائیت نے افریقہ میں اپنے قدم جما لئے ہیں۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ

"آپ حیرت انگیز لوگ ہیں۔ آپ یوگنڈائی قابلِ تعریف ہیں۔ خدا یوگنڈا کو اپنے برکت سے نوازے۔ حالیلویا! اے خداوند کے نام پر برکت دے۔ میں اپنے نفس میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ خداوند کمپالا شہر پر اپنی مقدس روح نچھاور کرنے والا ہے اور یہ شہر ایک زبردست ارتعاشی کی لپیٹ میں آنے والا ہے۔ حالیلویا: حالیلویا! حمد و ثنا خداوند کے لیے"

یہ الفاظ مغربی جرمنی کے مبلغ محترم رین ہارڈ بونکے کے ہیں جو اس نے "معجزانہ مسیحی جنگ" کے لیے کمپالا کے اپنے چھ روزہ دورے کے دوران کہے۔ ان کا یہ دورہ اس بات کا مزید ثبوت ہے کہ مشرقی افریقہ، مغربی عیسائی مبلغین کے لیے روز افزوں زرخیز علاقہ بن رہا ہے۔

کینیا، عظیم اجتماعات سے خطاب کرنے والے مقامی اور غیر ملکی مبلغین کے لیے طویل عرصے سے ایک ممتاز مقام رہا ہے۔ بنیاد پرست عیسائیوں کو اس وقت درپیش چیلنج یہ ہے کہ وہ کینیا کے غریب ہمسائے یوگنڈا کے مذہب کو تبدیل کریں۔ جسے بیس سال کی شورش کے بعد امن نصیب ہوا ہے اور اب بہت بڑے سیاسی اور اقتصادی مسائل کا سامنا ہے۔

رین ہارڈ بونکے کا کام مستقبل میں آنے والے حالات کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس کے دورے کے فوراً بعد اخبارات میں 4 امریکی مبلغین کے 5 روزہ "مقدس تعلیمات کے جنگ" کا اعلان شائع ہوا۔ ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ٹیلیویژن پر نامور مبلغ بلی گراہم کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا۔

مسیحی تبلیغ اس وقت ایک بہت بڑی برآمدی صنعت بن چکی ہے۔ خاص طور پر امریکہ میں، جہاں کے بنیاد پرست عیسائی پوری دنیا میں گشت کرتے پھرتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا کاروبار ہے۔ جس میں مختلف مشنریوں کی ایک بڑی تعداد کے لیے کروڑوں ڈالر کا چندہ اکٹھا کیا جاتا ہے۔ یہ مشنریاں تیسری دنیا میں نئے سامعین کی تلاش میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتی ہیں۔